

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, March 21, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Presiding Officer, Brig. (Retd) Abdul Qayyum Khan) in the Chair.

NOMINATION OF PRESIDING OFFICER

Mr. Secretary (Mr. Aziz Ahmed Qureshi): Honourable Members I will read out the order of the President regarding the nomination of Senator Brig. (Retd) Abdul Qayyum Khan as the Presiding Officer to Chair the sitting of this House:

"In exercise of the powers conferred by sub-rule (2) of rule 9 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 and all other powers enabling me in this behalf I hereby nominate Brig. (Retd) Abdul Qayyum Khan to preside over the meeting of the Senate for taking oath of Members elected and holding of the election of the Chairman and taking of oath by him on 21st March, 1991."

I will now request Senator Brig. (Retd) Abdul Qayyum Khan to take the Chair and preside over the proceeding of the House.

[At this stage the Chair was occupied by Brig. (Retd) Abdul Qayyum Khan].

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, March 21, 1991

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at ten of the clock in the morning, with Mr. Presiding Officer, Brig. (Retd) Abdul Qayyum Khan) in the Chair.

NOMINATION OF PRESIDING OFFICER

Mr. Secretary (Mr. Aziz Ahmed Qureshi): Honourable Members I will read out the order of the President regarding the nomination of Senator Brig. (Retd) Abdul Qayyum Khan as the Presiding Officer to Chair the sitting of this House:

"In exercise of the powers conferred by sub-rule (2) of rule 9 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 and all other powers enabling me in this behalf I hereby nominate Brig. (Retd) Abdul Qayyum Khan to preside over the meeting of the Senate for taking oath of Members elected and holding of the election of the Chairman and taking of oath by him on 21st March, 1991."

I will now request Senator Brig. (Retd) Abdul Qayyum Khan to take the Chair and preside over the proceeding of the House.

[At this stage the Chair was occupied by Brig. (Retd) Abdul Qayyum Khan].

(Recitation from the Holy Quran)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَكَلِمَاتُ
تَقْضُوا الْوَيْثَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ
جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ
مَا تَفْعَلُونَ ۝

وَلَا تَخْذُوا أَيْمَانَكُمْ وَخَلَاءُ بَيْنَكُمْ
فَتَزِلَّ قَدَمَا بَعْدَ ثَبُوتِهَا وَتَذُورُوا
فُؤَادَ السُّوءِ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ
وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

(سورہ النحل)

ترجمہ: اور جب خدا سے عہد (والتق) کرو تو اس کو پورا کرو اور جب پکی
قسمیں کھاؤ تو ان کو مست توڑو کہ تم خدا کو اپنی ضمانت مقرر کر چکے ہو
اور جو کچھ تم کرنے ہو خدا اس کو جانتا ہے۔ اور اپنے قسموں کو آپس
میں اس بات کا ذریعہ نہ بناؤ کہ (لوگوں کے) قدم جم چکنے کے بعد
رکھڑا جائیں اور اس وجہ سے کہ تم نے لوگوں کو خدا کے رستے سے
روکا۔ تم کو عاقبت کا مزا چکھنا پڑے اور بڑا سخت عذاب ملے

OATH-TAKING BY THE SENATORS (ELECTED)

جناب پریڈائیڈنگ آفیسر: ابھی سینٹ کے سیکرٹری تھے ممبران کے نام حروف تہجی کی ترتیب سے پکاریں گے۔ ممبر صاحبان اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں گے جب سب نام پکارے جائیں گے تو اس کے بعد حلف اٹھائیں گے۔ سیکرٹری صاحب اب نام پکاریں گے۔

جناب سیکرٹری: ڈاکٹر عبدالغفار خان۔ میر عبدالجبار۔ مسٹر عبدالقیوم خان۔ سید عبداللہ شاہ۔ مسٹر عبدالرحیم خان۔ سید علی حیدر۔ میر عامر خان۔ خان امیر عبداللہ خان۔ مسٹر انور سیف اللہ خان۔ سید برکات احمد شاہ۔ سردار بشیر احمد خان۔ سید احسان شاہ۔ ملک فرید اللہ خان۔ مسٹر فتح محمد خان۔ مسٹر گلزار احمد خان۔ مخدوم سید حامد رنا۔ حافظ حسین احمد۔ قاضی حسین احمد۔ سید اقبال حیدر۔ سید اشتیاق اظہر۔ جام حاجی قرار الدین۔ مسٹر خلیل الرحمن۔ مخدوم خلیق الزمان۔ پروفیسر خورشید احمد۔ مسٹر منظور خان گچکی۔ راجہ محمد افضل خان۔ خواجہ محمد آصف۔ بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حیات۔ مسٹر محمد ابراہیم خان۔ مخدوم سید محمد اسرار حسین شاہ۔ مسٹر محمد ریحان۔ مسٹر محمد طارق چوہدری۔ مسٹر محمد ظفر الحق سید مزمل شاہ۔ ڈاکٹر نصیر الدین جوگیزئی۔ ملک نور شیخ۔ ملک سعد اللہ خان لینڈسٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ مولانا سمیع الحق۔ مسٹر شہزاد گل۔ میر طارق حسین مگسی۔ مسٹر وسیم سجاو۔ مسٹر یحییٰ بختیار۔ مسٹر زاہد اختر۔ شیخ ظریف خان مندوخیل۔ سید ذوالفقار علی شاہ جاموٹ۔

اب حروف تہجی کی ترتیب سے میں ایک ایک کا نام پکارتا ہوں۔ پہلے تمام اراکین حلف اٹھائیں گے۔

جناب پریڈائیڈنگ آفیسر: حلف اٹھانے کے بعد اسی ترتیب سے جس ترتیب سے نام پکارے جائیں گے میں ممبر صاحبان یہاں روسٹرم پر تشریف

لائیں گے اور رول پر اپنے اپنے دستخط کریں گے۔ میں انگریزی میں حلف پڑھتا ہوں۔ اس ماؤس میں پہلے انگریزی میں ہی پڑھتے رہے ہیں جو صاحب اردو میں لینا چاہتے ہیں حلف نامے کے دوسری طرف اردو میں وہی عبارت مندرج ہے وہ اردو میں پڑھیں میں جب "میں" کہوں گا تو آپ لوگ اپنا اپنا نام لیں گے اس کے ساتھ میں جو حلف پڑھوں گا وہ دہرائیں گے۔

قاضی حسین احمد: جناب آج آپ نئی روایت قائم کریں اور حلف اردو میں پڑھیں یہ ایک بہتر روایت ہوگی جو آپ قائم کریں گے۔

جناب پریذیڈنٹنگ آفیسر: مجھے کوئی اعتراض نہیں میں اردو میں پڑھ دیتا ہوں لیکن اس ایوان میں دو زبانیں چلتی ہیں۔

(ممبران نے پریذیڈنٹنگ آفیسر کی قیادت میں حلف لیا)
جناب پریذیڈنٹنگ آفیسر: اب اسی ترتیب سے ایک ایک کر کے میں نام پکارتا ہوں جس ممبر کا نام پکارا جائے وہ یہاں تشریف لے آئے اور دستخط فرمائے۔

ڈاکٹر عبد الغفار خان

میر عبد الجبار

مسٹر عبد القیوم خان

سید عبد اللہ شاہ

مسٹر عبد الرحیم خان

سید علی حیدر

میر غلام خان

خان امیر عبد اللہ خان

مسٹر انور سیف اللہ

سید برکات احمد شاہ

سردار بشیر احمد خان
 (اس مرحلے پر سید احسان شاہ ایوان میں آئے اور پریذائیڈنٹنگ آفیسر
 نے ان سے حلف لیا)
 جناب سیکرٹری: ملک فرید اللہ خان
 مسٹر فتح محمد خان
 مسٹر گلزار احمد خان
 مخدوم سید حامد رضا
 حافظ حسین احمد
 قاضی حسین احمد
 سید اقبال حیدر
 سید اشتیاق اظہر
 جام حاجی قرار الدین
 مسٹر خلیل الرحمن
 مخدوم خلیق الزمان
 پیر و فیسر خورشید احمد
 مسٹر منظور خان بکلی
 راجہ محمد افضل خان
 خواجہ محمد آصف
 بریگیڈئر (ریٹائرڈ) محمد حیات
 مسٹر محمد ابراہیم خان
 مخدوم سید محمد اسرار حسین شاہ
 مسٹر محمد ریحان
 مسٹر محمد طارق چوہدری

مسٹر محمد ظفر الحق
سید مزمل شاہ
ڈاکٹر نصیر الدین جوگیزی
ملک نور شیر
ملک سعد اللہ خان
لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر
مولانا سمیع الحق
مسٹر شہزاد گل
میر طارق حسین مگسی
مسٹر وسیم سجاد
مسٹر یحییٰ بختیار
مسٹر زاہد اختر
شیخ ظریف خان مند و خیل -

سید ذوالفقار علی شاہ جاموٹ -

جناب پرنسپل ایڈمنسٹریٹو آفیسر؛ ویسے تو رسمی خوش آمدید منتخب چیئر مین ہی کہیں گے میں اس ایوان کے ایک پرانے ممبر کی حیثیت سے تو منتخب ممبران کو مبارک باد دیتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں۔ ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ نئے ممبران کی صورت میں اس ایوان میں بڑی بڑی قدر اور شخصیات شامل ہوئی ہیں۔ ان کی موجودگی میں، مجھے امید ہے کہ اس ایوان کا وقار مزید بلند ہوگا اور اس کی کارکردگی اور بہتر ہوگی۔ یہ ایوان وفاق کی اکائیوں کی برابری کا عملی ثبوت ہے۔ اس میں ہر ایک اکائی کی نمائندگی بلا لحاظ رقبہ آبادی برابر اور ہر چیز اس وفاق کے اتحاد کی علامت ہے۔ میں آپ کو اس ایوان کے طریقہ کار کے بارے میں کچھ زیادہ نہیں بتاؤں گا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میں آپ کو اس ایوان کے حدود اربعہ اور اس کی آب و ہوا کے بارے میں بتاؤں۔ یہ ایوان

حد و دربعہ کے لحاظ سے نسبتاً چھوٹا لگتا ہے لیکن اس میں بڑے وسیع القلب لوگ رہتے ہیں۔ ان کے دل بہت بڑے ہیں۔ اس ایوان کی آب و ہوا بہت ہی معتدل ہے اس لئے اس ایوان کے مزاج میں سمجھی گراگرہ می نہیں دیکھی گئی۔ یہاں نہایت ہی ٹھنڈے دل کے ساتھ مسائل پر بحث کی جاتی ہے۔ اس ایوان کی زبان میں مٹھاس ہے، یہاں سخت اور کمرخت زبان میں اظہار خیال نہیں ہوتا۔ یہاں ممبران اپنے خیالات کا اظہار کرتے وقت اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہیں تاکہ اس ایوان کے وقار کو بھیس نہ پہنچے۔ شعل بردباری، عرواداری اور زبان کی شیرینی اس ایوان کا مزاج بن چکی ہے۔ اسی لئے اس ایوان نے اپنے ہم وطنوں کے دلوں میں ایک عزت کا مقام پیدا کیا ہے۔ یہاں سب ممبران پہلے پاکستان کی بھلائی اور خیر خواہی کی بات کرتے ہیں پھر اپنے اپنے صوبوں کے مفادات کے تحفظ کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسا کرتے وقت دیگر صوبوں کے ممبران ان کا ساتھ دیتے ہیں۔ ان کو اس پر کبھی کوئی اعتراض نہیں ہوتا ہے۔ میں یہی دعا کروں گا کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پاکستان کے استحکام اور اس کی ترقی کے لئے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے بعد یہ اجلاس تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جائے گا۔ ۱۲ بجے تک سینٹ کے چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کے لئے کاغذات نامزدگی بیکر ٹری سینٹ کے پاس داخل کئے جائیں گے۔ تین بجے ہم پھر یہاں جمع ہوں گے اور چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کا الیکشن ہوگا۔

نئے ممبران جنہوں نے ابھی تک اپنے شناختی کارڈوں کے لئے تصاویر نہیں دی ہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ سینٹ کی لاؤنج میں تشریف لے جائیں وہاں پولرائیڈ کیمرہ موجود ہے وہاں اپنی تصاویر کھنچوا کر اپنے شناختی کارڈ بنوالیں۔

ایک معزز رکن: جناب چیئرمین، یہیں یہ بتایا جائے کہ جو نئے ممبران

منتخب ہوئے ہیں، کیا ان سب نے حلف اٹھا لیا ہے یا کوئی رکن باقی رہ گیا ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر: اگر کوئی باقی رہ گیا ہے تو بعد میں حلف اٹھا لے گا۔

ایک معزز رکن: آپ رول کے حساب سے بتائیں کہ کیا تمام اراکین نے حلف لے لیا ہے یا نہیں لیا ہے۔

جناب پریذائڈنگ آفیسر: سیکرٹری صاحب نے بتایا ہے کہ تمام اراکین نے حلف لے لیا ہے۔ اب اس ایوان کو تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

[The House then adjourned till 3, O'clock]

[The House re-assembled after interval with the Presiding Officer (Brig (Retd) Muhammad Hayat) in the chair].

ELECTION OF THE CHAIRMAN

جناب سیکرٹری: معزز اراکین توجہ فرمائیں۔ آج ابھی چیئرمین صاحب کا ایکشن ہو گا اور اس میں تین امیدوار ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ مسٹر وسیم سجاد سید عبداللہ شاہ، مسٹر منظور خان گچھی۔ مسٹر منظور خان گچھی صاحب نے ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنا نام واپس لے لیا ہے انہوں نے اپنا نام کسی کے حق میں واپس نہیں لیا۔ اس وقت دو ہی امیدوار ہیں۔ وسیم سجاد صاحب کو ۴۸ اراکین نے تجویز کیا ہے۔ جن کے نام ابھی پڑھ کر سناتا ہوں۔ مسٹر ارباب نور محمد خان۔ ملک سعد اللہ خان۔ ملک محمد علی خان۔ محمد وسیم محمد اسرار حسین شاہ، ملک فرید اللہ خان۔ پروفیسر خورشید احمد۔ حاجی گل بشیر خان۔ سید برکات احمد شاہ۔ مسٹر شہزاد گل۔ مسٹر سلطان علی لکھانی۔ بیفٹنٹ

جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر - مسٹر عبد الحمید بلوچ - اخوندزادہ بہرہ ور سعید - محمد ظفر الحق
 مسٹر سرتاج عزیز - مولانا سمیع الحق - ڈاکٹر عبدالغفار خان - مسٹر عبدالقیوم خان
 مسٹر فدا احمد خان - ملک نور شیر - مسٹر صوبیدار خاں منڈوخیل - حافظ حسین احمد
 قاضی حسین احمد - مسٹر عبدالوحید - سید ذوالفقار علی شاہ جاموٹ - سید فصیح اقبال
 سید علی حیدر - مسٹر زاہد اختر - راجہ محمد افضل خان - مسٹر اعجاز علی خاں جتوئی
 ڈاکٹر نور جہاں پانینی - مسٹر آصف فصیح الدین وردگ - مخدوم خلیق الزمان - مسٹر
 عالم علی الایکا - مخدوم سید عامر رضا - مسٹر انور سیف اللہ خان - خواجہ محمد آصف
 مسٹر محمود احمد منٹو - ڈاکٹر نصیر الدین جوگینزی، خان امیر عبداللہ خان - سید مظہر
 علی - سید عباس شاہ - ڈاکٹر بشارت الہی - جام قرار الدین - سردار ہاشم خان
 مسٹر عبدالرحمن جمالی - مسٹر محمد طارق چوہدری - مسٹر فتح محمد خان - تمام کاغذات
 نامزدگی درست قرار پائے گئے ہیں۔ دوسرے امیدوار ہیں سید عبداللہ شاہ
 ان کو میر عامر خان نے تجویز کیا ہے۔ اور ان کے کاغذات نامزدگی بھی درست
 پائے گئے ہیں۔

جناب منظور خان گچھی: جناب چیئرمین! میں نے اپنا نام withdraw
 کیا اور ایسا کسی کے حق میں نہیں کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے میں یہ حق
 صوبوں کا تھا کہ چیئرمین یہیں سے بنتے۔ لیکن چونکہ ہماری strength یہاں نہیں
 بن رہی ہے، اس لئے میں نے withdraw کیا اور میں ووٹنگ سے اپنے
 ساتھیوں سمیت اجتناب کرتا ہوں۔

جناب سیکرٹری: اب میں آپ کو اس کا مقوڑا سا پروسیجر بتا دوں کہ
 بیلٹ پیپر جو ہمارے پاس ہے اس میں ایک طرف امیدواروں کے نام
 ہیں۔ اس کے بالمقابل جو خانہ ہے اس میں جس امیدوار کو آپ ووٹ دینا
 چاہیں اس بوتھ میں جا کر اس پر ٹک مار کر دیں اور پھر اس کو فولڈ
 کر کے اس بکس میں ڈال دیں۔ پھر توجہ فرمائیں، آپ نے بیلٹ پیپر کو اس
 نہیں کرنا بلکہ بوتھ میں جا کر امیدوار کے نام کے بالمقابل بنے ہوئے خانے

میں ٹمک مارک کرنا ہے۔ اور پھر اس بکس میں بیلٹ پیپر کو ڈالنا ہے۔ یہ بکس میں کھول کر آپ کو دکھا دیتا ہوں۔ یہ بکس خالی ہے اب اس کو ہم بند کر رہے ہیں۔ (خالی بکس معزز اراکین سینیٹ کو دکھایا گیا اور اسے بند کر دیا گیا)

جناب پریذائٹنگ آفیسر: اگر کسی ممبر کو اس سلسلے میں مزید وضاحت مطلوب ہو۔ تو جب ممبران یہاں ووٹ ڈالنے کے لئے تشریف لائیں گے تو ان کو دکھایا جائے گا کہ بیلٹ پیپر میں ٹمک کا بکس کہاں بنا ہوا ہے۔

جناب سیکرٹری: معزز ممبران یہاں آئیں اور بیلٹ پیپر لے لیں اور ووٹ ڈالیں۔

سید عباس شاہ

ڈاکٹر عبدالغفار خان

مسٹر عبدالحمید

میر عبدالجبار

مسٹر عبدالخالق خان

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عبدالقیوم خان

مسٹر عبدالقیوم خان

مسٹر عبدالواحد

سید عبداللہ شاہ

مسٹر عبدالرحیم خان

میر عبدالرحمان جالی

مسٹر اعجاز علی خان جتوئی

مسٹر عالم علی لالیکا

سید علی حیدر

میر عامر خان۔

خان امیر عبداللہ خان

مسٹر الفوریف اللہ خان

مسٹر آصف فیض الدین وردگ
 سید برکات احمد شاہ
 سردار بشیر احمد خان
 اخونزادہ بہرہ ور سعید -
 ڈاکٹر بشارت الہی -
 مسٹر بوستان علی ہونہی -
 سید احسان شاہ
 ملک فرید اللہ خان
 سید فصیح اقبال
 مسٹر فتح محمد خان
 مسٹر فدا محمد خان
 مسٹر غلام فاروق
 مسٹر گلاب خان
 حاجی گل شیر خان
 مسٹر گلزار احمد خان
 مخدوم حمید الدین (غالباً موجود نہیں ہیں)
 مخدوم سید حامد رضا (یہ بھی موجود نہیں ہیں)
 مسٹر حسن اے شیخ
 حافظ حسین احمد
 قاضی حسین احمد
 سید اقبال حیدر
 سید اشتیاق اعظم
 جام حاجی قرار الدین
 مسٹر خلیل الرحمن
 مخدوم خلیق الزمان

سید خیال سید میاں
 مہر خدا داد خان لک
 پیر و فیسر خورشید احمد
 مسٹر محمود احمد منٹو
 مسٹر منظور خان چیمکی (abstained)
 پیر سید مردان شاہ پیر پگاڑا (غیر حاضر)
 سید مظہر علی
 راجہ محمد افضل خان
 مسٹر محمد علی
 ملک محمد علی خان
 خواجہ محمد آصف
 حضرت خواجہ محمد حمید الدین
 سردار محمد ہاشم
 بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) محمد حیات
 حاجی محمد ابراہیم
 مسٹر محمد ابراہیم خان
 مخدوم سید محمد اسرار حسین شاہ
 مسٹر محمد مختار احمد خان
 مسٹر محمد رضا خان
 مسٹر محمد ریحان
 پیر سید محمد شاہ جیلانی
 مسٹر محمد طارق چوہدری
 مسٹر محمد ظفر الحق
 میر نبی بخش (abstained)

ڈاکٹر نصیر الدین جوگرنی
ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی
ملک نور شیر

ارباب نور محمد خاں

ملک سعید اللہ خاں

ینفٹینٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر

مولانا سمیع الحق (abstained)

سید عباس شاہ؛ پوائنٹ آف آرڈر

Mr. Presiding Officer: This is not a regular session and you can't raise point of order. It is the election of the Chairman. Please take your seat.

جناب سیکرٹری؛ سید شفقت حسین شاہ

جناب شہزاد گل

میسر سہراب خان کھوسہ

صوبیدار خان مندوخیل

جناب زرین خان مندوخیل

سید ذوالفقار علی شاہ جاموٹ

اب میں ان اراکین کے نام پٹناروں کا جو پہلے ایوان میں موجود نہیں تھے۔

مسٹر عبدالحق خان

مسٹر عالم علی لایکا

اخوندزادہ بہرہ ور سعید

مسٹر گل باب خان

مخدوم حمید الدین

پیر سید شاہ مردان شاہ پیر پکاٹا

میر سردار یوسف خان

اراکین کی کل تعداد ۸۷ تھی جن میں سے چار نے abstain کیا ہے اور پانچ حاضر نہیں ہیں۔ باقی سب نے ووٹ پول کیا ہے۔ اب گنتی شروع کر رہے ہیں۔ اگر امیدواروں کے نمائندے یہاں گنتی میں شامل ہونا چاہیں تو وہ یہاں ڈائس پر جائیں۔
جناب پریذیڈنٹ آفیسر: معزز اراکین توجہ فرمائیں، میں نتیجے کا اعلان کرتا ہوں۔ سینیٹر وسیم سجاد صاحب نے ڈالے گئے ۷۸ ووٹوں میں سے ۷۰ ووٹ لیے، سینیٹر عبداللہ شاہ صاحب نے سات ووٹ لیے ایک ووٹ valid نہیں ہے۔ میں منتخب چیئرمین سینیٹر وسیم سجاد صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور اپنے عہدے کا حلف اٹھائیں۔
(اس مرحلے پر جناب وسیم سجاد صاحب نے اپنے عہدے کا حلف اٹھایا)
(حلف لینے کے بعد جناب چیئرمین وسیم سجاد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)
(ڈیسک بجائے گئے)

ELECTION OF THE DEPUTY CHAIRMAN

Mr. Chairman: We now proceed to the election of the Deputy Chairman, Senate.

جناب سیکرٹری: ڈپٹی چیئرمین کے الیکشن کے لیے دو امیدواروں نے کاغذات بھرے ہیں ایک ڈاکٹر نور جہاں پانیرنی اور دوسرا حافظ حسین احمد۔ ڈاکٹر نور جہاں کو ان لوگوں نے تجویز کیا ہے جن کے نام ابھی میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں۔
مخدوم سید حامد رضا۔ شہزاد گل۔ مسٹر عبدالحمید بلوچ۔ راجہ محمد افضل خان۔ ملک محمد علی۔ سید مظہر علی۔ خان امیر عبداللہ خان۔ سید عباس شاہ۔ مسٹر محمد طارق چوہدری۔ ڈاکٹر نصیر الدین جوگیزی۔ لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ سعید قادر۔ جام حاجی قرار الدین۔ مسٹر وسیم سجاد۔ مسٹر محمد ریحان۔ مسٹر خلیل الرحمن۔ مسٹر محمود احمد منٹو۔ سید برکت احمد شاہ۔ مسٹر محمد ظفر الحق۔ مسٹر بوستان علی ہونچہ۔ مسٹر ارباب نور محمد۔ سردار باشم خان لونی۔ اخوندزادہ مہرہ ور سعید۔ مسٹر عبدالرحمن عمالی۔ سید ذوالفقار علی شاہ جاموٹ۔ مسٹر فتح محمد خان۔ سید فیض قبالی۔ ڈاکٹر

بشارت الہی - مسٹر محمد علی خان - مسٹر قدا محمد خان - مسٹر آصف فیصح الدین وردگ - خواجہ محمد آصف - صوبیدار خان مندوخیل - اور جتنے کاغذات نامزدگی داخل کیے گئے ہیں صحیح قرار پائے ہیں۔

حافظ حسین احمد جو دوسرے امیدوار ہیں۔ ان کو مسٹر اعجاز علی خان جتوئی نے کیا تھا اور ان کے بھی کاغذات نامزدگی صحیح قرار پائے ہیں اب ہم ووٹنگ کا آغاز کرتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق؛ پوائنٹ آف آرڈر کی تو شاید اجازت نہیں ہے جناب مجھے اتنی گزارش کرنے کی اجازت دیں کہ میں خود اسلامی جمہوری اتحاد کا ایک ممبر ہوں مگر ایک اصولی موقف ہے جس کی وجہ سے ہم مجبور ہیں۔ ڈپٹی چیئرمین کے الیکشن میں.....

(مدخلت)

جناب چیئرمین؛ مولانا صاحب کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں۔ مجھ سے پہلے جو پرنڈائیڈنگ آفیسر تھے وہ پہلے ہی رولنگ دے چکے ہیں۔ اس موقع پر ہم کوئی پوائنٹ آف آرڈر قبول نہیں کرتے۔ مولانا صاحب بیٹھ جائیے۔ مولانا صاحب بیٹھ جائیے۔ شکریہ جی۔ آپ بھی بہرہ ور سعید صاحب تشریف رکھیں۔ اب میرے خیال میں الیکشن کے سلسلے کو آگے بڑھایا جائے۔

جناب سیکرٹری؛ سید عباس شاہ۔

ڈاکٹر عبدالغفار خان۔

مسٹر عبدالحمید۔

میر عبدالجبار۔

مسٹر عبدالخالق خان۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عبدالقیوم خان۔

مسٹر عبدالقیوم خان۔

مسٹر عبدالواحد -

سید عبداللہ شاہ -

مسٹر عبدالرحیم خان -

میر عبدالرحمن جمالی -

مسٹر اعجاز علی خان جتوئی -

مسٹر عالم علی لایکا -

سید علی حیدر -

میر عامر خان -

خان امیر عبداللہ خان -

مسٹر انور سیف اللہ خان -

مسٹر آصف فصیح الدین وردگ -

سید برکات احمد شاہ -

سردار بشیر احمد خان (abstained)

مسٹر اخترزادہ مہرہ ورسید -

ڈاکٹر بشارت الہی -

مسٹر بوستان علی ہوتھی -

جناب چیئرمین: تمام اراکین کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ افطاری کا انتظام
پہن کیا گیا ہے اس لئے تمام اراکین و وٹنگ میں حصہ لیں۔
جناب سیکرٹری: سید احسان شاہ۔

ملک فرید اللہ خان -

سید فصیح اقبال -

مسٹر فتح محمد خان -

مسٹر فدا محمد خان -

مسٹر غلام فاروق -

مسٹر گلاب خان (غیر حاضر)
 حاجی گل شیر خان
 مسٹر گلزار احمد خان
 مخدوم حمید الدین - (غیر حاضر)
 مخدوم سید حامد رضا
 مسٹر حسن اے شیخ
 حافظ حسین احمد
 قاضی حسین احمد
 سید اقبال حیدر
 سید اشتیاق اظہر
 جام حاجی قرار الدین
 مسٹر خلیل الرحمان
 مخدوم خلیق الزمان
 سید خیال سید میاں
 مہر خدا داد خان لک
 پروفیسر خورشید احمد (غیر حاضر)
 مسٹر محمود احمد منٹو
 مسٹر منظور خان چیمکی - (abstained)
 پیر سید شاہ مردان شاہ پیر پگٹرا (غیر حاضر)
 سید مظہر علی -
 راجہ محمد افضل خان
 مسٹر محمد علی خان
 ملک محمد علی خان
 خواجہ محمد آصف

حضرت خواجہ حمید الدین
 سردار محمد ہاشم
 بریگیڈئر (ریٹائرڈ) محمد حیات -
 حاجی محمد ابراہیم -
 مسٹر محمد ابراہیم خاں -
 مخدوم سید محمد اسرار حسین شاہ -
 مسٹر محمد مختار احمد خان
 مسٹر محمد رضا خان
 مسٹر محمد ریحان
 پیر سید محمد شاہ جیلانی
 محمد طارق چوہدری -
 مسٹر محمد ظفر الحق -
 سید مزمل شاہ -
 ڈاکٹر نصیر الدین جوگیزی -
 ڈاکٹر نور جہاں پانیزی -
 ارباب نور محمد خان -
 ملک سعد اللہ خان
 لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ سعید قادر -
 مولانا سمیع الحق -
 جناب سرتاج عزیز -
 سید شفقت حسین شاہ

شہزاد گل -

میر سہراب خان -

مسٹر صوبدار خان مندوخیل -

مسٹر سلطان علی لاکھانی -

میر طارق حسین مگسی -

مسٹر وسیم سجاد -

مسٹر یحییٰ بختیار -

میر سردار یوسف خان -

مسٹر زاہد اختر -

شیخ زرین مندوخیل -

سید ذوالفقار علی شاہ جاموٹ -

اب جن ممبران کے نام پکارے گئے تھے اور وہ ایوان

میں موجود نہیں تھے ان کے نام دوبارہ پکارے جا رہے ہیں -

مسٹر گلاب خان (بیمار ہیں نہیں آئے)

مخدوم حمید الدین (غیر حاضر ہیں)

(قاضی حبیب احمد

(پرو فیسر خورشید احمد

(سید شاہ مردان شاہ پیر پکاڑا

(مولانا سمیع الحق

(میر سردار یوسف خان
 (مسٹر عبدالخالق خان
 ایوان میں موجود نہیں تھے۔
 اس مرحلے پر ووٹوں کی گنتی شروع ہوئی اور جناب سیکرٹری نے اعلان کیا کہ
 اگر کوئی معزز رکن امیدواروں کی طرف سے گنتی کو observe کرنا چاہے
 تو ڈائس پر تشریف لے آئے۔

Mr. Chairman: Now I will announce the result of the election to the office of the Deputy Chairman of the Senate. Dr. Noor Jehan Panezai got 66 votes and Hafiz Hussain Ahmed obtained 9 votes. So, Dr. Noor Jehan Panezai stands elected as Deputy Chairman of the Senate.

[At this stage Dr. Noor Jehan Panezai took oath as Deputy Chairman of the Senate].

FELICITATION TO THE ELECTED CHAIRMAN AND DY. CHAIRMAN

Mr. Chairman: Mr. Muhammad Ali Khan.

Mr. Muhammad Ali Khan: Mr. Chairman, Sir, I take the opportunity of congratulating you on your assumption of this high office in this august House.

....Sir, we are indeed very fortunate to have you, a talented personality like yourself, as our Chairman for which we are extremely thankful to the Almighty Allah. Sir, it is not for the first time that you are occupying this Chair but you had adorned this high office earlier too and you completed your term not only to the entire satisfaction of all of us but also set an example for others to emulate. Sir, it was because of your meritorious services for the cause of democracy and the upholding of the Constitution at some very difficult hours and days that the high command of the Islami Jamhuri Ittehad in consultation with other associated parties selected you again for this coveted posts. Sir, I am sure you would Inshallah try your best and continue your efforts to further enhancing the image of the Senate by

obtaining more powers for it such as the passing of the National Budget in the Upper House. I am also sure that you will try to protect the interests and the privileges and the rights of the Senators as you have been doing up to this very day, while on the other hand Sir, we extend our wholehearted cooperation and support in the discharge of your duties. Sir, I also at this juncture congratulate our old colleague, our only sister, our only daughter in the Senate Dr. Noorjehan Panzai who has just been elected as Deputy Chairman of the Senate.

Sir, I would be indeed failing in my duties if I do not mention the services rendered by Syed Fazal Agha, our previous Deputy Chairman of the Senate. He performed his duties to the best of his ability and to the entire satisfaction of all of us. He is no longer here with us but he would be long remembered. Sir, with these words I once again congratulate you on having been elected as Chairman of the Senate and welcome you most heartily in the old Pakhtoon tradition by saying -- Wasim Sajjad Sahib.

I thank you.

بیرہ اعلیٰ اونوشمالہ اوسے

Mr. Chairman: Mr. Yahya Bakhtiar.

Mr. Yahya Bakhtiar: Mr. Chairman, Sir, on behalf of Pakistan Democratic Alliance, my colleagues and myself, I heartily congratulate you on your election as Chairman of the Senate and also re-election as a Senator. Mr. Chairman I assure you of our full cooperation in the performance of your functions as Chairman of the Senate in accordance with the Constitution, rules and democratic traditions. I assure you Sir, also that our party will make its every endeavour to see that the prestige of this House is maintained and enhanced. This is our desire to see that the Upper House performs its functions in accordance with the Constitution, law and democratic traditions, and everything, every step and every measure that may be taken in furtherance of strengthening the democratic institutions will have our wholehearted support. We expect, Sir, full impartiality and even-handed treatment from you for all the groups and parties in this House. Sir, it gives me great pleasure also to congratulate

Dr. Noorjehan Panzai on her being elected as Deputy Chairman or as Chairperson, I do not know but as for we have demanded the Constitution for that purpose, as Deputy Chairman of the Senate. This is a very healthy step. We do not put up any candidate against her. We are delighted that she has been elected.

Sir, it may be something not very pleasant for some of our honourable members but a possibility of a woman acting as President of the country cannot be excluded now. Law consent is always there.

Sir, at this moment I do not undertake more of your lordship, your time and of the House but I think I am duty bound to thank all those who voted for me to reach this august body, this House. I am very fortunate that persons voters belonging to various parties voted for me. I feel overwhelmed and I do hope and pray to Allah that I will be able to serve my province and my country to the best of my ability and not let them down. Nobody will say Inshallah that I picked up a ladder which helped me to reach this height. Thank you, Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you very much.

Jam Kararuddin.

Mr. Jam. Kararuddin: Mr. Chairman I congratulate from the very core of my heart to you on your election as a Chairman of the Senate which is a very dignified, coveted and elevated office. Sir, this is a unique example, first of its kind in the history of the Senate, that you have been elected for the second term which provides ample proof about your capabilities and efficiencies and good qualities of head and heart. I assure you Sir, of my fullest cooperation, or the maintenance of dignity and decorum and for the enhancement of the prestige of this august House. Sir, we are fully aware that in every sovereign state there are three main organs, the legislature, the executive and the judiciary. The function of legislature is to make and that of judiciary is to construe and the function of the executive is to

execute. Therefore, in my humble opinion the functions of this House is primary of that of law-making and I will say that we all should make concerted efforts of law-making so that we may pass such a laws which could ameliorate a common man's lot, which would improve the standard of the down-trodden masses impoverished persons and the people in rags. Therefore, the primary function of this august House is of law-making and we all should make our concerted efforts to make such laws which should deliver the goods to the maximum people of the nation.

Sir, I assure you that we all will do this job with full concentration and secondly I taking the opportunity to congratulate my sister, daughter Dr. Noorjehan Panezai for her election as a Deputy Chairman to the Senate and lastly Sir, I have noticed a very interesting point which is that our Senate is now complete from A to Z.

Thank you very much.

میر سہراب خان کھوسہ : میں آپ کو دوبارہ چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ کے پہلے teunre کے متعلق آپ کی اہلیت کی کافی تعریف کی گئی ہے۔ اور اہلیت کی بنیاد پر آپ کا انتخاب دوبارہ کیا گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس ایوان کو سیاسی طریقے سے اور غیر جانب داری سے چلائیں گے کیونکہ پچھلے دور میں آپ میں جو حقوڑی بہت ٹیکنوکریٹ کی جھلک تھی، اسے اب آپ ختم کریں گے کیونکہ اب یہ ایوان زیادہ سیاسی ہو چکا ہے۔ تقریباً تمام اہم پارٹیوں کو یہاں نمائندگی حاصل ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ میں یہاں آنے والے تمام نئے ممبران کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ خوشی کا مقام ہے کہ یہاں اب تمام اہم پارٹیوں کو نمائندگی حاصل ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ اہم سیاسی خاندانوں

سے شخصیتیں منتخب ہو کر اس ایوان میں آئی ہیں۔ ہمارے جو پرانے ساتھی تھے، ان کے دوبارہ منتخب ہونے پر بھی ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔ خاص طور پر شعلہ بیان سینٹر، جناب طارق چوہدری صاحب، آئینی پیچیدگیاں پیدا کرنے اور پھر ان کو سلجھانے والے پروفیسر خورشید صاحب اور جناب آپ (دوسیم سیّد صاحب) اس کے علاوہ ہمارے اپنے صوبہ بلوچستان سے بھی بڑی قابل قدر شخصیتیں اس ایوان میں منتخب ہو کر آئی ہیں جیسے حافظ حسین احمد صاحب، جناب طارق نگسی صاحب، منظور ٹپکی صاحب، سردار بشیر ترین صاحب، میر عبد المجبار صاحب، احسان شاہ صاحب، عبدالرحیم مندوخیل صاحب، یحییٰ بختیار صاحب اور ظریف مندوخیل صاحب۔ یحییٰ بختیار صاحب جن پر ہم نے اس ایوان میں داخلے پر پابندی لگا دی تھی، کہ وہ ملک کے اٹارنی جنرل عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے نہیں ہو سکتے اب وہ منتخب ہو کر، جمہوری طریقے سے اس ایوان میں تشریف لائے ہیں۔ یہ ایوان اس سے پہلے بھی ملک کے مفادات کی حتی الوسع نگرانی کرتا رہا ہے۔ اور اس نے کبھی مخالفت برائے مخالفت نہیں کی۔ ہم یہاں تقریباً دو سال اپوزیشن میں بیٹھے رہے۔ لیکن پھر بھی جو صحیح بات تھی اس کو صحیح کہا اور جو غلط بات تھی اس کو غلط کہا۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس سے پہلے کی حکومت نے زیادہ تر غلط کام ہی کئے۔ اب ہم نئے ممبران سے بھی توقع رکھتے ہیں کہ اپنی روایات کو نبھائیں گے۔ شکریہ!

Mr. Chairman: Before you say anything I would like to thank you on behalf of the House for the excellent conduct of proceedings of this House today. Thank you.

Brig. (Retd.) Abdul Qayyum Khan: Very kind of you Sir, thank you very much. Mr. Chairman Sir, this is the second time that I rise to felicitate you on your re-election to this august office of this august House. Sir, your re-election in itself is a tribute to your qualities of head and heart and I would not indulge in sycophancy but this is a fact.

FELICITATION TO THE ELECTED CHAIRMAN AND
DEPUTY CHAIRMAN

25

Your previous tenure was a very difficult one. You had been elected as Chairman as a candidate of Opposition. Sir, I must confess that you showed tremendous tolerance and accommodation throughout to the tiny Opposition that we had and particularly with the Ministers of that Government who always came un-prepared. I am sorry to say it in their absence.

Sir, the example of you highly developed judicial sense I must recall because may be the new members will realize how judicious you have been and how well you have treated the Opposition. I am saying this because I hope you will treat them the same way this time also. You went out of your way even to the extent of violation of Rules and Procedure when you allowed one of the Minister to explain his conduct, to explain his position, to rebut the allegations against him levelled by the members of this House when the House had gone out of quorum, that was pointed out to you, you still gave him the chance and you heard him and much later gave the ruling that the proceedings were held without quorum, therefore, these may be deleted but you gave him the satisfaction of having been heard and having played to the galleries. I hope you will continue to watch the interest of the Opposition the same way because that will bring honour and prestige to this House. Sir, I will not take long but I want to remind you one thing, when you came to this House in 1985, you were in favour of independence and freedom of judiciary, I saw that perceptible change and I found you pleading for sovereignty and supremacy of the Parliament. You have very seldom talked about the independence and freedom of the judiciary. Sir, we all believe that judiciary can be free and independent only when the Parliament is sovereign and supreme.

Sir, in the end I should say in some cases this office adds honour and prestige to its holder but in your case, you have added to the honour and prestige of the office you have held during your previous tenure. Sir, I wish both of you, you and Dr. Panzai, the Deputy Chairman very

happy tenure although her election will create the problem of and that of course will provide some fun in the House. Thank you very much Sir.

Mr. Chairman: Syed Abdullah Shah.

Syed Abdullah Shah: Mr. Chairman, it gives me great pleasure to congratulate you on your re-election as the Chairman of this august body. I had to contest election against you not because I held you in a lesser esteem, you know me very well, we have been working together and I have seen your qualities of head and heart but as a part of democratic process this exercise had to be enacted. I am grateful to those honourable members who voted for me also in this election. Taking advantage of today's proceedings, Mr. Chairman, I will draw your kind attention to the provisions of Article 59 (2) of the Constitution which says that the elections to the Senate will be held on the basis of proportional representation. If you will kindly look at the members, honourable Senators, who have come from Sindh, you will see that in the Provincial Assembly of Sindh PDA had got 46 elected members, MQM has 27 members and the rest are independents and other parties making a total of 108 members. If we see the results, MQM has been able to get two general seats and one technocrat seat. We, the PDA, have been able to get only two general seats and one technocrat seat. That clearly shows that we have not been given the due representation as per our party position in the Assembly which shows and how it has happened is no more a secret. Even for getting these results we had to go through a struggle. We had to go to the courts, we had to go to the Election Commission for protection and Mr. Chairman, you will be surprised even about the conduct of the Election Commission that when I went to the Returning Officer to get the list of voters i.e. the member of the Provincial Assembly, he refused to oblige me. He said that because there is no provision under the rules so you can't even get the list of voters. You can imagine very well, fighting election without even knowing voters to whom you have to go. So, this is the cooperation we were getting

there. Mr. Chairman, you know this body is the creation of the members of the Provincial Assemblies and this will be your duty to protect their interest. Even now one honourable Member from the Sindh Assembly has been arrested after election. Five members were taken away. The Government of Sindh said that they are not with us, although when two of them were brought for vote, it is in the newspapers that they came out from the Government vehicles. They were brought in the Government transport to the Assembly and after voting they were taken away. Now, these are the circumstances under which we have fought this election to the Senate. Now, we look to you to protect the interest of your electorate, i.e. the members of the Provincial Assemblies, not looking at it whether this is a Provincial subject or a Federal subject but it will be your duty to look after the interest of the members. I also congratulate our lady Deputy Chairman Dr. Noor Jehan Panzai that she has been elected. This is a good tradition that even a lady has come as the Deputy Chairman of this honourable august House. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you. Manzoor Gichki Sahib.

جناب منظور خان گچکی، جناب چیئرمین! میں اپنے colleagues کی طرف سے اور جمہوری وطن پارٹی کی طرف سے آپ کو دل کی گہرائیوں کے ساتھ مبارکباد دیتا ہوں۔ آپ کی دوسری مرتبہ elect ہونے پر جناب والا! میں آپ کو یقیناً بہت مدت سے جانتا ہوں اور پہلے ہی میں جب قومی اسمبلی کا ممبر تھا تو اس ہاؤس میں آپ کو دیکھتا تھا۔ جس طریقے سے آپ ہاؤس کو conduct کرتے تھے اور جس طریقے سے آپ ممبران کا خیال رکھتے تھے اور ان کی opinion کو اہمیت دیتے تھے میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں بہت کم ایسے لوگ رہے ہیں یا دوسرے Houses میں اس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔ جناب والا! اگر میں abstain نہ کرتا تو میں آپ

کو یقین سے کہتا ہوں کہ میرا ووٹ آپ کا سوتا۔ لیکن چونکہ کچھ ماضی کی تلخیاں اور کچھ ایسے حوالے تھے کہ جن کی وجہ سے مجھے یا میری پارٹی کو abstain کرنا پڑا۔

جناب چیئرمین! یہ ہاؤس یقیناً پچھلے ہاؤس سے مختلف ہے۔ میرے خیال میں آپ کو اس کا خیال بھی ہے اور آپ سمجھتے بھی ہیں کہ پچھلے ہاؤس میں اپوزیشن چاہے اس قدر نہیں تھی لیکن اس ہاؤس میں اپوزیشن اس قدر ہے اور مجھے یقین ہے گو کہ آپ کو ٹریڈری بینچر کی طرف سے پروپوز کیا گیا ہے اور آپ ایکٹ ہو گئے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ as a protector of this House آپ اپنے اس حوالے کو جس حوالے سے آپ آئے ہیں آپ نہیں دیکھیں گے بلکہ ممبروں کے حقوق کو protect کریں گے۔ جناب چیئرمین بد قسمتی سے اس ملک میں یہ روایت رہی ہے کہ ادارے بننے نہیں دیئے گئے نہ جمہوری ادارے اور نہ دوسرے ادارے۔ بد قسمتی اس ملک میں یہی رہی ہے کہ ہمیشہ سے autocratic rule رہا ہے اور اس ملک میں جمہوریت کو منپنے کا کبھی موقع نہیں دیا گیا۔ اب چونکہ جمہوریت کی گاڑی تھوڑی بہت چلی ہے، اس طریقے سے نہیں جس طرح سے ہم سمجھتے ہیں کہ چلی۔ چاہیے بہر حال نہ ہونے سے کچھ ہونا ہی بہتر ہے۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کو اچھے طریقے سے جانتے ہوئے یہاں پر اس ادارے کو اس طرح بنائیں گے کہ یہ ایک مثالی ادارہ ہو۔

میں جناب والا! آخر میں نور جہان پانیزئی کو بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ پہلی بات تو ہے کہ میرا فرض تھا کہ میں اسے ووٹ دیتا۔ اس لئے کہ وہ میرے اپنے صوبے سے ہے۔ لیکن اگر میں اسے ووٹ دے دیتا تو شاید آپ گلہ کرتے اس لئے میں نے آپ کی خاطر اسے ووٹ نہیں دیا اور میں بڑے فخر سے یہ کہتا ہوں کہ نور جہاں پانیزئی صاحبہ اپنے فرائض کو صحیح طریقے سے انجام دے سکیں گی اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کے اندر وہ واحد

خاتون ہیں جو اس وقت ممبر ہیں اور اس وقت ڈپٹی چیئر پرسن بھی ہیں نہ صرف ہمیں بلکہ پاکستان کی خواتین کو اس پر فخر کرنا چاہیئے کہ اس باؤس میں کسی عورت کو ایکٹ کیا گیا ہے۔ البتہ یہ ایک نظریاتی بات ہے اور لوگوں کے اپنے ذہنوں کی بات ہے کہ یہ عورت ہے اور وہ مرد ہے۔ میں اس تنازعہ میں پڑنا نہیں چاہتا لیکن جب عورت جنم دے سکتی ہے، عورت بہن اور ماں ہو سکتی ہے، تو اس سے اس حق کو چھین لینا، میرے خیال میں اس سے بڑھ کر زیادتی انسانیت کے ساتھ اور کوئی نہیں ہو سکتی۔

جناب والا! میں آخر میں آپ کو دوبارہ مبارکباد پیش کرتا ہوں اور نور جہاں پانیزنی کو بھی، مجھے یقین ہے کہ وہ اس باؤس کو اسی طرح conduct کرے گی جس طرح کہ آپ کرتے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ۔ جناب اعجاز علی خان جتوئی صاحب۔

جناب اعجاز علی خان جتوئی، جناب چیئرمین! ہم ایک مرتبہ پھر ایک جمہوری عمل کے ذریعے اپنے اس ادارے کو مکمل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور آپ کو دوبارہ چیئرمین منتخب کیا گیا ہے میں آپ کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اگرچہ آپ کو اسلامی جمہوری اتحاد نے نامزد کیا تھا لیکن میری پارٹی جو پاکستان نیشنل پارٹی ہے انہوں نے خالصتاً آپ کو میرٹ پر ووٹ دینے کا فیصلہ کیا۔

چونکہ ڈاکٹر نور جہاں پانیزنی صاحبہ ہمارے لئے بہت ہی اہم ساتھی ہیں اس لئے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم نے ان کے لئے یا ان کے خلاف اس لئے سپورٹ کی کہ وہ ایک عورت ہیں یہ قطعاً نہیں۔ صرف پارٹی کا ایک فیصلہ تھا جس کی بنیاد پر جمہوری روایات کو برقرار رکھتے ہوئے ہم نے اپنا ووٹ ڈاکٹر نور جہاں صاحبہ کو نہیں دیا لیکن ہر حال میں ان کو بھی تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین ہم نے آپ کو پچھلے تین سال بڑے نزدیک سے

دیکھا اور مشکل وقت میں جب اس ملک پر جابرانہ کوششیں کی گئی تھیں اس وقت آپ نے بحیثیت چیئرمین بڑا اچھا رول ادا کیا، میں امید کرتا ہوں کہ اگلے تین سال میں بھی جو سابقہ برسوں سے کافی مختلف ہوں گے آپ کا رویہ ویسا ہی رہے گا اس مرتبہ سینٹ کی جو تشکیل ہے وہ پہلے سے کافی مختلف ہے اس مرتبہ تمام سیاسی پارٹیوں کی نمائندگی موجود ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آئی جے آئی کے علاوہ چھوٹی بڑی جو سیاسی تنظیمیں یہاں موجود ہیں حسب روایت ان کا بھی مؤقف سنا جائے گا۔

یہاں میں اگر سندھ کی بات نہ کروں تو میں سمجھتا ہوں کہ اپنے منصب سے ہٹ جاؤں گا۔ کیونکہ جو حالات پچھلے کچھ دنوں سے پریس میں آرہے ہیں خصوصاً ایک terrorist or fascist organization کی طرف سے اخبارات پر حملے اور ہمارے بہت ہی معزز صحافی ظفر عباس کے گھر پر حملہ کرنا اور دیگر کئی صحافیوں کو کھلے عام دھکیاں دینا اور اخبارات کے بندل جلا دینا وہ ایک غیر جمہوری اور سیاست میں تشدد کے رجحانات کو ظاہر کر رہے ہیں۔ میں اس ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ مل کر اس کی مذمت کریں۔ آئے والے دنوں میں اس ایوان میں کافی اہم بزنس آئے گا۔ بد قسمتی سے اس ملک میں پچھلے بیالیس سال میں اور رے نہیں بنائے گئے۔ پچھلے بیالیس سال میں controlled democracy رہی۔ پاور ٹرانسفر نہیں ہوا۔ محمد وڈ ٹرانسفر ہوا۔ بالکل واضح طور پر یہاں پر لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی جگہ امریکی ایمبیسیڈر آگئے ہیں اور امریکی ہمارے جمہوری process میں مداخلت کرتے رہے ہیں، میں امید کروں گا کہ آئندہ اسی معزز ایوان میں یہ مؤقف سامنے آئے گا اور ڈیموکریسی جو بیالیس سال سے غلام رہی ہے یا محدود رہی ہے اللہ تعالیٰ اسی معزز ایوان کے ذریعے ہم اس کو واپس عوام کی طرف لے جائیں گے۔

خود مختاری صوبوں کا ایک حق ہے۔ جس کا وعدہ موجودہ حکومت نے بھی کیا ہے اور ہمارے موجودہ وزیراعظم صاحب جب چیف منسٹر تھے اس

وقت وہ maximum autonomy مانگتے تھے۔ آج ہم اس پوزیشن میں ہیں اور پاکستان نیشنل پارٹی کی طرف سے ہمارے پاس اٹانومی پر ایک بل تیار ہے۔ ہم انشاء اللہ اگلے دنوں میں اسے ایوان میں لائیں گے تاکہ صوبوں کو جو ان کا حق ہے وہ مل سکے۔ ہمارے وہاں امن و امان کی جو صورت حال ہے وہ بھی قابل توجہ ہے۔ بہر حال آج یہ موقع اس طرح کا نہیں ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دوسرے سیشن میں پھر یہی موضوع آئیں گے۔ آج میں آخر میں آپ سب حضرات کو جو ہمارے نئے ساتھی اراکین منتخب ہو کر آئے ہیں، ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور جو ہمارے ساتھی دوبارہ منتخب ہو کر آئے ہیں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کو اور ڈاکٹر نور جہاں صاحبہ کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: عبدالرحیم خان صاحب۔

جناب بوستان علی موہقی: مجھے ابھی جانا ہے۔

جناب چیئرمین: رحیم صاحب اگر آپ اجازت دیں تو ان کو پہلے موقع دے

دیں۔ انہوں نے ابھی کراچی جانا ہے۔ جی جناب بوستان علی موہقی صاحب۔

جناب بوستان علی موہقی: محترم چیئرمین صاحب سب سے پہلے تو میں دل کی

گہرائیوں سے آپ کو سینئر اور دوبارہ چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں

اور یہ بات سب کے سامنے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آپ نے پچھلے مشکل دور

میں سینیٹ کی کارروائی کو جس جذبے، خلوص اور حُب الوطنی اور نظریہ پاکستان پر

یقین رکھتے ہوئے بلا جانبداری چلایا ہے باوجود اس کے کہ آپ میجرٹی میں تھے صرف

ایک یا دو پیپلز پارٹی کے اراکین ہوتے تھے لیکن آپ کھلے دل سے ان کو وقت

دیتے تھے۔ یہ جمہوری روایت ہے۔ ایک تو جاوید جبار تھے جن کو آپ پورا ٹائم

دیتے تھے بلکہ ہم سے زیادہ ان کو بات کرنے کا تلقین کرنے کا اپنے خیالات

کا اظہار کرنے کا موقع دیتے تھے۔ یہ بات آپ کی ایک بڑی خوبی ہے اور

میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ اور ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی صاحبہ کے

دوبارہ الیکٹ ہونے سے یہ ادارہ اور زیادہ مستحکم اور مضبوط ہو گا اور آئینی طور پر مضبوط ہو گا۔ میرے دوست عبداللہ شاہ صاحب نے نامینیشن فائل کیا تھا۔ چونکہ یہ موقع بات کرنے کا نہیں تھا البتہ میں اس بات کی وضاحت کروں گا کہ میرے خیال میں سندھ میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہر آدمی کو پورا پورا موقع دیا گیا ہے اور یہ صرف پروپینڈے کی حد تک تو صحیح ہے کہ جی اس کو آنے نہیں دیا۔ اگر آج قاضی حسین احمد صاحب ہمارے ڈپٹی چیئرمین کے الیکشن میں نہیں آئے تو ہم یہ کہہ دیں کہ ان کو اغوا کر کے لے جایا گیا ہے۔ اگر اپنی مرضی سے ہمارے پروفیسر خورشید صاحب اور دوسرے لوگ نہیں آئے تو ہم پریس کانفرنس میں یہ کہیں کہ ان کو اغوا کر کے لے گئے، ان کو ووٹ ڈالنے نہیں دیا اپنی مرضی سے اگر ممبر کسی پارٹی یا کسی چیز کو نہیں مانتا اور ووٹ نہیں دیتا۔ مثال کے طور پر جناب والا میرا سینیٹ کا re-election ہوا۔ میں نے ۵۸ ووٹ لئے۔ جبکہ عبداللہ شاہ صاحب نے دعویٰ کیا کہ ۴۶ ووٹ ہمارے ہیں۔ ۲۳ ووٹ میرے مقابلے میں پیپلز پارٹی کے آدمی کو ملے تھے اور گیارہ ووٹ انہوں نے خود خراب کئے تھے۔ صرف اس لئے کہ ان کا امیدوار اچھا نہیں تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسی باتوں کو اس وقت چھیڑنا بھی نہیں چاہیئے۔ لیکن جہاں تک سندھ کے الیکشن کا تعلق ہے میں خلوص دل سے کہتا ہوں کہ دیاننداری سے اس موجودہ سینیٹ کے الیکشن میں کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہوئی۔ کسی کو اغوا نہیں کیا گیا۔ بلکہ ڈی آئی جی پولیس کے رینک کا آدمی ان کو دیا گیا کہ جس قسم کی آپ سیکورٹی چاہتے ہیں اس کے ساتھ آئیں اور ڈی آئی جی ان کی بس میں بیٹھ کر آیا اور ممبروں کو پراونشل الیکشن کمیشن کے ہال میں جا کر بٹھایا۔ میں اس بات کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا تھا۔ بیشک اس ایوان میں سب پارٹیوں کی نمائندگی ہے، سب پارٹیوں کے لوگ یہاں موجود ہیں۔ اچھے لوگ ہیں۔ آخر میں آپ کو اور ڈپٹی چیئرمین کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اس کے ساتھ اس پر خوشی کا اظہار کروں گا کہ پچھلے بیس ماہ کے دور میں سینیٹ

کو غیر آئینی قرار دینے والے بھی اللہ کے فضل سے سینیٹ کا فارم بھر کر ایلیکٹ ہو کر یہاں آکر بیٹھے ہوئے ہیں جو سینیٹ کو سرے سے مانتے نہیں تھے۔ شکریہ۔
جناب چیئرمین! شکریہ۔ عبدالرحیم صاحب۔

جناب عبدالرحیم مندوخیل! خمدہ نصلی علی رسولہ الکریم۔ جناب چیئرمین!
آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اپنی پارٹی کی طرف سے۔ بچتوں خواہی عوامی پارٹی کی طرف سے کہ آپ کو یہاں اس ایوان کا دوبارہ چئیرمین منتخب کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی میں محترمہ نور جہاں پانیزئی کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں اپنی پارٹی کی طرف سے کہ انہیں ڈپٹی چیئرمین منتخب کیا گیا ہے۔

جناب چیئرمین! جس ایوان میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں، جس کی آپ صدارت کر رہے ہیں، جسے آپ لیڈ کر رہے ہیں۔ یہ بنیادی طور پر ہمارے ملک کی جو تاریخ ہے اور ہماری جو سیاسی آئینی زندگی رہی ہے اس میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے، یہاں اس ملک میں رہنے والی قومیتوں کو حقوق نہیں دیئے جا رہے اور اس میں یہاں اس ملک میں رہنے والی ایک قوم کی بالادستی تھی۔ جو یہاں ملک کے ایسے آئین کی تشکیل میں رکاوٹ تھی جو برابری کی بنیاد پر ہو اور جو قومیتوں کی نمائندگی کی بنیاد پر ہو۔ یہ تاریخ ہماری بڑی خونریز ہے۔ ہر صورت بڑی مشکل سے جب ایسے حالات پیدا ہوئے کہ اس ملک میں ون یونٹ کے بعد صوبے بحال کئے گئے اور اس کی بنیاد پر نمائندگی کے لئے ایک سینیٹ کا ایک ایوان فیڈرٹنگ یونٹس کی نمائندگی کے لئے قائم کیا گیا میں بحیثیت پشتون بڑا injured محسوس کرتا ہوں کہ ہماری تاریخ ایسی رہی ہے بد قسمتی سے کہ ہمیں اپنا نام تک نہیں دیا گیا۔ اس وقت اس ہاؤس میں ایک صوبہ پنجاب، دوسرا صوبہ سندھ، تیسرا صوبہ بلوچستان جو اپنی اپنی قوم کی بنیاد پر federating units ہیں اور ہر قوم کا ایک نام ہے اور یہاں اس کی نمائندگی ہے لیکن ہماری ایک قوم پشتون ہے جس کو اپنا نام بھی نہیں دیا گیا۔ پہلے تو ہمیں تقسیم کیا گیا اور بعد میں ہمارے صوبے کا نام بھی نہیں رکھا گیا۔ ایک نام ہے این ڈبلیو ایف پی جو کہ انگریزی

سامراج کا دیا ہوا نام ہے جو ہماری قوم کو ناقابل قبول ہے اور ایک ہماری دوست قوم ہمارے بھائی، ہماری پڑوسی قوم بلوچ کے نام سے ہے۔ ہم پشتونوں کو این ڈیلیو ایف پی کا نام دیا گیا اور ہمیں وہاں شامل کیا گیا اور ان معنوں میں اس طرح اس august House میں بحیثیت قوم کے نہ ہمارا تشخص ہے نہ ہماری نمائندگی ہے، اس وقت ابھی آپ کے سیکرٹری صاحب نے یا ان کے نائب نے مجھ سے پوچھا کہ آپ این ڈیلیو ایف پی کے ہیں میں نے ان کو کہا کہ میں بلوچستان کی نمائندگی کر رہا ہوں حقیقت میں نہ میں بلوچستان کا ہوں نہ این ڈیلیو ایف پی کا ہوں۔ میں پشتون ہوں پشتون خواہ کا ہوں تو بحیثیت چیئرمین آپ کے لئے بہت بڑی خدمت دیا ہے اس پہلو سے بھی کہ آپ ایک injured قوم کو اس کے حقوق دلانے میں، برابری دلانے میں اس کو اپنا نام دلانے میں اور خاص چیز provincial autonomy دلانے میں ہماری مدد کریں گے جو کہ ہمارے ملک کے آئین کا اور سیاست کا اہم مسئلہ رہا ہے، provincial autonomy کی quantity دلانے میں بھی آپ ہماری مدد کریں گے اور اسی کے ساتھ اس ملک میں جمہوریت کی تاریخ بھی یعنی اچھی تاریخ نہیں رہی ہے جیسا کہ یہاں ابھی ساتھیوں نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے یہاں وہ واقعہ ہوا ہو یا نہ ہو لیکن مجموعی طور پر ہمارا تجربہ ہے کہ جمہور یعنی عوام کی پروٹیکشن نہیں رہی ہے اس لئے ہم آپ سے یہ امید رکھیں گے کہ آپ اس ایوان کے چیئرمین کی حیثیت سے اور ایک آئینی ادارے کے چیئرمین کی حیثیت سے ہمارے عوام کی پروٹیکشن کریں۔ ساتھ ہی میں نور جہاں پانیزئی کو بھی اس بنیاد پر مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ وہ ہمارے ایک پشتون... اگرچہ مجھے یہ نہیں کہنا چاہیئے تھا لیکن دوسری صفت میں عورت، عورت کا حق ہے کہ وہ نمائندگی کرے، عورت کا حق ہے کہ وہ ایسے اداروں کی رہبری کرے اور ساتھ ہی چونکہ وہ پشتون ہیں میں ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ ہماری اچھی طرح رہبری کریں گی۔

جناب چیئرمین! شکریہ، حافظ حسین احمد۔

حافظ حسین احمد! بسم اللہ الرحمن الرحیم، جناب چیئرمین، سب سے پہلے تو میں آپ کو دوبارہ اس منصب پر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور غالباً سینیٹر کی میٹنگ میں سب سے پہلے میں نے آپ کے متعلق یہی گزارش کی تھی کہ ہمیں اس وقت بلوچ، پٹھان، پنجابی، سندھی اور صوبوں کی بات نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس وقت اس ایوان بالا کے سینیٹ کے چیئرمین کی حیثیت سے ایک ایسے شخص کو منتخب کرنا چاہیے جس کو بوقت ضرورت صدر مملکت کے فرائض بھی انجام دینے پڑتے ہیں جناب چیئرمین ظاہر ہے میرا ووٹ بھی آپ کے لئے تھا لیکن ایوان بالا سو یا ہماری سیاسی زندگی، ہم لوگوں سے ووٹ لیتے وقت کچھ وعدے کرتے ہیں لیکن حالات بدلنے کے بعد اپنے کئے ہوئے وعدے ہم بھول جاتے ہیں۔ جناب والا! میں گزارش کروں گا کہ آج جب ہم اس ایوان میں بیٹھے ہوئے ہیں اس ایوان کو غیر آئینی قرار دینے والا شخص بھی آج اس ایوان کا رکن بنا ہوا ہے تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ کا کل کا فیصلہ غلط تھا یا آج جو آپ کا فیصلہ ہے وہ غلط ہے۔

جناب چیئرمین! کم از کم جمعیت العلماء اسلام حقیقت پسندی پر یقین رکھتے ہیں اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر دن ہے تو اسے دن کہنا چاہیے اور اگر رات ہے تو اسے بر ملا رات کہنا چاہیے جناب چیئرمین! اس ملک میں گزشتہ گیارہ سالہ مارشل لا کے بعد جمہوریت بحال ہوئی، انتخابات ہوئے اس کے نتیجے میں پاکستان پیپلز پارٹی برسر اقتدار آئی لیکن میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس دور میں کیا یہی آئین نہیں تھا کہ اس دور میں عوام نے محترمہ بے نظیر کو ووٹ نہیں دیا تھا۔ جب آئین بھی وہی تھا اور ووٹ بھی ملا تھا اور ایک جمہوری عمل کے ذریعے ملا تھا تو پھر میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کل آئی جے آئی جو اس جمہوریت کے بعد عورت کی سربراہی چاہتا ہوں کہ اس وقت وہ کیوں اپنے وعدے بھول چکی ہے جناب چیئرمین! ہمیں کہا جاتا ہے کہ آئین میں عورت اور مرد کی بات نہیں ہے۔ بے ادبی معاشرے میں مذکر اور مؤنث کی بات بھی نہیں ہے۔ وہاں تیسری جنس کی بات بھی نہیں ہے لیکن ہم پوچھنا چاہتے ہیں جناب چیئرمین کہ اگر یہ ڈپٹی چیئرمین کا

تھا اور میں بتانا چاہتا ہوں کہ اگر خدا نخواستہ ایک جہاز میں صدر مملکت ہوں اور چیئرمین سینیٹ ہوں اور سپیکر قومی اسمبلی ہوں اور خدا نخواستہ اسے حادثہ پیش آجائے تو پھر بتایا جائے کہ سربراہ مملکت نور جہاں پانیزنی بنتی ہے یا نہیں بنتی۔
جناب چیئرمین: میں آئینی وضاحت کر دوں وہ نہیں بنتی۔
حافظ حسین احمد: کیوں نہیں بنتی۔

جناب چیئرمین: بہر حال یہ بعد کی بات ہے لیکن ۔۔۔۔

حافظ حسین احمد: میں اپنے نظریے کے مطابق اپنے اپنے صوبے کے قبائلی نظام کے مطابق گزارش کروں گا کہ ہمارے دونوں صوبوں میں جو عورت کا مقام ہے وہ سر آنکھوں پر لیکن جناب چیئرمین میرے چند دوستوں کو بھی یہی مشکل درپیش تھی انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ ہم ووٹ ہی نہیں دیں گے کیوں کہ اسلام کے لئے لوگوں کے سامنے انہیں جانا تھا۔ لیکن اگر میں اپنے کاغذات جمع نہ کرتا اور نور جہاں صاحبہ بلا مقابلہ آتیں تو وہ اسلام کے لئے لوگوں کو کیا منہ دکھاتی۔ اس لئے میں نے اپنے کاغذات جمع کر کے اپنے ان دوستوں کی بھی خیر خواہی کی ہے جس کو کم از کم غیر حاضر ہونے کا میں نے موقع فراہم کیا ہے۔ جناب چیئرمین صاحب میں بھی گزارش کروں گا اور میں اپنی بہن محترمہ نور جہاں کو مبارکباد دیتا ہوں اس پر نہیں کہ وہ ڈپٹی چیئرمین بنی ہیں اس پر کہ وہ پیپلز پارٹی کی بجائے آئی جے آئی میں شامل ہیں شکریہ!

جناب چیئرمین: شکریہ، جناب عبدالرحمان جمالی صاحب، جمالی صاحب ذرا مختصر ارشاد فرمائیں کیونکہ وقت ذرا کم رہ گیا ہے اور کچھ اور حضرات بھی بات کہہ رہے ہیں۔

جناب عبدالرحمان جمالی: بسم اللہ الرحمن الرحیم، جناب چیئرمین اسب سے پہلے میں آپ کو دوبارہ چیئرمین سینیٹ منتخب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں اور اسی طریقے سے میں محترمہ ڈاکٹر نور جہاں پانیزنی صاحبہ کو بھی مبارکباد دیتا ہوں سب آپ کی تعریف ہوئی، ڈپٹی چیئرمین کی تعریف ہوئی، سینیٹ کی تعریف ہوئی،

سینیٹروں کی تعریف ہوئی تو باقی رہ گیا ہے۔ ہمارے جو نئے بھائی آئے ہیں میں ان کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں اور ان سے بھی میں یہ التجا کرتا ہوں کہ یہاں پر ایک بڑا صاف ستھرا ماحول رہا ہے جس طریقے سے آپ نے ہمیشہ ہاؤس کنڈکٹ کیا ہے اور ان بھائیوں سے بھی میں یہ گزارش کروں گا کہ یہاں پر ہر قومیت کی باتیں نہ کیا کریں۔ یہاں پر نہ ہم بلوچ ہیں، نہ سندھی ہیں، نہ پنجابی ہیں، نہ ہم پٹھان ہیں، نہ ہم کشمیری ہیں، یہاں پر ہم مسلمان ہیں اور ہم پاکستانی ہیں۔ میں ان بھائیوں سے بھی یہی گزارش کروں گا کہ یہاں کے اس معزز ایوان کا بڑا اچھا ماحول رہا ہے اور میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ چلیں۔ ہمارے شانہ بشانہ ساتھ چلیں اور اس ایوان کی روایت کو قائم رکھیں جس طرح آپ کا حکم ہے۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لیتا۔ شکریہ!

جناب چیئرمین، صوبیدار مندوخیل صاحب۔

صوبیدار مندوخیل! بسم اللہ الرحمن الرحیم جناب چیئرمین شکریہ آپ نے مجھے ٹائم دیا ہے۔ اس کے بعد میں آپ کو دوبارہ چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں میں یہ نہیں کہوں گا کہ آپ نے اس کرسی پر قبضہ کیا ہے یہ آپ کا حق تھا آپ نے پچھلے تین سال میں اس ہاؤس کو جس خوش اسلوبی سے پیار سے چلایا ہے اور عمروں نے آپ کی کارکردگی دیکھی اس لئے آپ کو دوبارہ چیئرمین منتخب کیا ہے۔ میں آنے والے بھائیوں کو ہرگز کوئی ہدایت نہیں کرنا چاہتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر چیز سے نوازا ہے۔ وہ قابل ہیں اور اس پاکستان میں رہنے والے ہیں۔ میں انہیں کچھ نہیں کہوں گا میں ان کے سامنے اس معزز ایوان کی کارکردگی ان کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جو میں تین سال اس ہاؤس میں رہا ہوں۔ میں ان کو کبھی نہیں کہوں گا کہ آپ ہماری بات مانیں کیونکہ پچھلے تین سال میں اس ہاؤس میں بڑے بڑے بل پیش ہوئے اور جو کارکردگی آپ نے دکھائی اس سے سینیٹ کا وقار جس طریقے سے بلند ہوا اور ہمارے عوام میں اور پاکستان میں جس طریقے سے ہماری عزت افزائی ہوئی ہے اور لوگوں نے سینیٹروں کو پہنچانا

کہ سینٹ اور سینیٹرز بھی یہاں کوئی چیز ہیں۔ اس سے پہلے نہ سینیٹروں کو لوگ پہچانتے تھے نہ کسی کو پتہ تھا کہ سینٹ کیا چیز ہے۔ میرے خیال میں یہ آپ کی نیک نیتی، خوش اسلوبی اور ہمارے بھائیوں اور معزز اراکین کی محبت اور ڈسپلن نے اس ہاؤس کو آگے بڑھایا ہے۔ میں ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی کو ٹیپٹی چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور پچھلے تین سال میں میں نے ان کو دیکھا کہ ہر بات میں وہ بلوچستان کی نمائندگی کرتی تھیں اور خواتین کی نمائندگی کرتی تھیں اور جن طریقے سے انہوں نے خواتین کی نمائندگی کی اس پر ان کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں خوش ہوں کہ نور جہاں پانیزئی اس منصب تک پہنچ گئی ہیں عورتوں کے حقوق ہیں اور اسلام نے بھی خواتین کے حقوق متعین کئے ہوئے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ نور جہاں پانیزئی بھی آپ کی طرح آپ کو دیکھتے ہوئے اس چیئر کو سنبھالیں گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ، شہزاد گل صاحب شہزاد صاحب مختصر کیونکہ اب افطار کا ٹائم قریب آ رہا ہے۔

جناب شہزاد گل: محترم چیئر میں صاحب میرے لئے یہ انتہائی خوشی کا موقع ہے کہ میں اپنی اور اپنی عوامی نیشنل پارٹی کے ساتھیوں کی جانب سے آپ کو اس معزز ایوان کا چیئرمین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کروں۔ آپ کے ساتھ کام کرنے کا تو ابھی پہلا موقع ہے لیکن جہاں تک معلوم ہوا ہے اور میں نے سنا ہے آپ نے گزشتہ چیئر میں شپ کی میعاد کے دوران اپنے فرائض منصبی ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ ادا کئے اور اپنی اعلیٰ صلاحیتوں اور بہتر کارکردگی کی بنا پر اس ایوان کے وقار کو بلند کیا ہے۔ میں آپ سے آئندہ کے لئے غیر جانبدارانہ اور منصفانہ سلوک کی توقع رکھتا ہوں۔ ہر ایک شخص اور ہر ممبر کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ یکساں سلوک کیا جائے، اس کو بولنے کا موقع دیا جائے اس کو سنا جائے اس لئے ہم آپ سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ ہماری بات سنیں، سمجھیں، اپنے خیالات کے اظہار کا پورا موقع دیں گے۔ ہم آپ کو اپنی مکمل حمایت

اور تعاون کا یقین دلاتے ہیں اسی طرح میں اپنی بہن نوز جہاں پانیزئی کو بھی ڈپٹی چیئرمین
منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Mr. Iqbal Haider, very brief, please.

Mr. Iqbal Haider: Mr. Chairman, I will try to be very brief.

Mr. Chairman, I am grateful to you for giving me this opportunity which I do proudly avail to offer you my sincere congratulations, felicitations on your election as the Chairman of this House once again. Irrespective of the fact that we belong to different political parties, irrespective of the fact that we had put up our own candidate, we accept the verdict of your electoral college with open heart and mind and we assure you Sir, that you and the Deputy Chairperson Dr. Noorjehan Panzai will always have fullest support from us in the performance of your duties. May I just add a word that I hail from a province which is subjected to an extreme degree of terrorism.

Mr. Chairman: That all has been talked about.

Mr. Iqbal Haider: Sir, on the point that I have to reiterate.

Mr. Chairman: Mr. Abdullah Shah has represented you. You see we don't have much time.

Mr. Iqbal Haider: Mr. Chairman, there have been very serious charges against my party and only Sir, briefly I would avail of this opportunity to put the record straight, that our MPAs were actually kidnapped and the proof was that we brought in the Sindh Assembly on 14th March escorted by no other person then an Advisor of the Home Department of the Sindh Government, one of them was Chachar Khan, another one was Hanif Soldier escorted by Special Assistant to the Chief Minister.

Mr. Chairman: On this you will be provided more opportunity.

Mr. Iqbal Haider: No, Sir. On another point that I have to reiterate is that we do not need proof. The proof was open to all the press, the media of even Islamabad was present fortunately on that day. We had seen—such a tyranny against even right of expression, Sir, which I am confident we will enjoy fully because you hail from a family which is a family of jurists. Your learned father was an eminent jurist and we are proud of his performance as a Supreme Court Judge and otherwise and I am sure that on following your own family traditions we will not be facing tyranny of the majority here.

Mr. Chairman: Insha Allah!

Mr. Iqbal Haider: All I want to add Sir very briefly is that we never recognized the non-party basis elections of 1985. We never recognized the 1985 Constitution for the simple reason that its very spirit was subjugated, tarnished and stifled by dictatorial actions of an individual which never enjoyed the support of the people. So, when we do not recognise that election, we do not recognise the results of that election purely on the basis, that it was on the basis of non party basis but our struggle for restoration of the Constitution and for restoration of the truly parliamentary system of the government will continue within the House and outside the House. The reason we are here that we consider it necessary not to leave any forum unchallenged or not to leave any opportunity to rectify the wrongs of 1985, not to leave any possibilities of making our best endeavour for the correction of the blunders of the Martial Law era and let us strive for it is still not too late. The present Prime Minister is also facing the danger, the dagger of Eighth Amendment is now hanging on his head and it is pertinent and imperative for him also to please rise above self-consideration and struggle for the Constitution the people had enforced in 1973 and get rid of the dictatorial Martial Law amendments of 1985, so that the elected Houses of democracy are protected and their life is ensured and democracy may thrive without any fear of any further Martial Law. Thank you very much Mr. Chairman I am very grateful to you.

Mr. Chairman: Syed Fakhar Imam Sahib, very briefly.

Syed Fakhar Imam: Thank you, Mr. Chairman. Mr. Chairman, on behalf of myself my colleagues and the Government I would like to express heartiest congratulations and felicitations on your election to this very august and honourable Office. Presiding over elected fora is a privilege and an honour which lends great dignity to a forum such as the Senate of Pakistan

Mr. Chairman, your service to the Senate was one of distinction, one of keeping a very tricky balance going because there were in the National Assembly a different majority of another party and in this House majority of another and now the character, the chemistry of Senate has somewhat changed with most of the parties in Pakistan are represented in the Senate and I am sure with your diligence, with your sagacity, with your wisdom and with your sense of justice, I am sure, the Senate with the honourable Senators coming from all the four provinces symbolizing the federation of Pakistan at large and representing the different constituencies of Pakistan will perform upto the expectations of the poor people of Pakistan, the down-trodden of Pakistan and the leadership of Pakistan in a manner in which Insha Allah we will be extremely effective and efficient. I would also like to congratulate the honourable Deputy Chairperson of the Senate Dr. Noor Jehan Panezai who represents Baluchistan and now she represents Senate of Pakistan I am sure with her experience in the National Assembly and the Senate she will lend great honour and bring about a new avenue in the parliamentary practices and procedure of a democratic order. Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین ! شکریہ - لایکا صاحب، صرف و ومنت

جناب عالم علی لایکا ! شکریہ جناب چیئرمین،

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ و پر پیدا۔

جناب چیئرمین ! آپ کی بطور چیئرمین کامیابی پر جہاں میں آپ کو مبارک باد

پیش کرتا ہوں وہاں میں اتنا عرض کرتا ہوں کہ اس قوم نے آپ کی قابلیت، لیاقت، قانون دانی، منکسر المزاجی اور منصف مزاجی کا اعتراف کیا ہے۔ جناب والا! میں ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی صاحبہ کو بھی بطور ڈپٹی چیئرمین، سینیٹ، کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب والا! میں اس باؤس میں ۱۹۸۸ء میں منتخب ہو کر آیا تھا اور جو کچھ میرا مشاہدہ ہے اس کے مطابق سینیٹ وہ ادارہ ہے جس کو ایک وقت میں حکومت نے دوران اجلاس ایک اہم قومی تقرب میں نہیں بلایا تھا، اس قابل نہیں سمجھا تھا۔

جناب والا! سینیٹ وہ ادارہ ہے جس کے ممبران نے اپنی بقا کے لئے، اپنی گھر سے، قانونی جنگ لڑی ہے۔ جناب والا! سینیٹ وہ ادارہ ہے جس کے کسی بھی ایک ممبر کو کسی قیمت پر آج تک خریدنا نہیں جاسکا۔ اور وہ اپنے موقف سے ہر مو بھی نہیں ہل سکا۔ سینیٹ وہ ادارہ ہے جس نے اپنے تقدس کو ان لوگوں سے منوالیا ہے جو اس کو ختم کرنے کے لئے ملک کی ہر عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے ہوئے تھے اور اب اس کی ممبر شپ کے لئے بے قراری۔ بعد از قیاس و گمان ہے۔ جناب والا! ۱۹۸۵ء کے آئین کو نہ مانتے والے اسی آئین کے تحت آج حلف لے رہے ہیں۔ جناب والا! آٹھویں ترمیم کے بارے میں ہرزہ بازی کرنے والے کی خدمت میں عرض کرتا ہوں ۱۹۸۸ء میں ہمارے لیڈر آف دی اپوزیشن نے آٹھویں ترمیم کے بارے میں یہ پیش کش کی تھی کہ اگر اس میں کوئی کمی بیشی ہے تو آئیے مل بیٹھ کر اس کو حل کر لیتے ہیں لیکن جناب والا! اس سلسلے میں ہمیں درخور اعتنا نہیں سمجھا گیا تھا۔

جناب والا! جہاں میں ریٹائر ہونے والے ممبران کو ان کے خصائل پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں وہاں نئے منتخب ہو کر آنے والے ممبران سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنے سے پہلے قائم ہونے والی روایات سے بہتر روایات قائم کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ ڈاکٹر نور جہاں صاحبہ، آخری سپیکر، کیونکہ ہمارے

پاس وقت نہیں ہے۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی؛ جناب والا! سب سے پہلے تو میں آپ کو اس باؤس کا چیئر مین منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور اس کے بعد میں اُن معزز اراکین سینیٹ کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے مجھے بطور ڈپٹی چیئر مین کامیاب کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ پچھلے تین سال میں سینیٹ نے مجھے جو عزت دی ہے، آج اس عزت کو سینیٹ کے ممبران نے دوبالا کر دیا ہے۔ اب اس باؤس میں مختلف پارٹیاں ہیں جنہوں نے مجھے ووٹ دیئے ہیں، میں ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور میں ان بھائیوں کی بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے ووٹ نہیں دیا لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ ان میں سے اس وقت یہاں کوئی بھی موجود نہیں ہے۔ یہ ایک جمہوری تقاضا ہے کہ جس کو دل چاہے ووٹ دیں اگر انہوں نے مجھے اس جمہوری تقاضے کے تحت ووٹ نہیں دیئے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے لیکن اگر انہوں نے مجھے ایک خاتون سمجھ کر ووٹ نہیں دیئے تو مجھے پھر بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ ان کے گھر میں بھی بہنیں، بیٹیاں اور ماں اور بیویاں ہیں، اپنی ماں، بہن، بیٹی کو عزت دینا ہر شہری کا فرض ہے وہ میرے پاس آکر صرف یہ کہہ سکتے تھے، کہ آپ امیدوار کے طور پر کھڑی نہ ہوں تو شاید میں بیٹھے جاتی لیکن جس طریقے سے انہوں نے میرے خلاف آواز اٹھائی اس پر میں ضرور احتجاج کرتی ہوں کیونکہ صرف "میرا ایک" کا مسئلہ نہیں ہے۔ صرف میں ہی نہیں ہوں، اس وقت تو میں ایک بہن ہوں لیکن انہوں نے پوری آبادی کی ۵۲ فیصد آبادی کی، میں سمجھتی ہوں اس باؤس میں اس مقام پر ہتک کی ہے۔ میں ایک بار پھر بارے معزز اراکین کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب چیئر مین؛ شکریہ! سید مرزا شاہ صاحب، صرف ایک منٹ۔

سید مرزا شاہ؛ جس طرح اس معزز ایوان کے معزز اراکین نے آپ سے بے پناہ عقیدت کا مظاہرہ اپنے الفاظ میں فرمایا ہے، میرے جذبات بھی یقیناً وہی ہیں۔ جناب والا! میں نے اپنی سیاسی زندگی میں آج ایک نئی روایت دیکھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ آپ کو کسی

نے اس ایوان کا لیڈر بنا کر نہیں بھیجا بلکہ اس معزز ایوان کے اراکین نے اپنی لیڈرشپ کے لئے مانگا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انسانیت کا بہت بڑا احترام ہے۔ جناب والا! میں پہلی دفعہ اس ایوان میں منتخب ہو کر آیا ہوں۔ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ میں یہاں پر دیانت داری سے بات کروں۔ میں یہاں پر یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جناب پیر ایم منسٹر آف پاکستان، میاں نواز شریف صاحب نے اپنی پارٹی کے لوگوں کا، اپنی پارٹی کے اراکین کا جو ایوان میں یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا احترام کیا ہے۔ اس احترام کے ساتھ آپ کی فدا کا بھی احترام کیا ہے۔ اس لئے میں اپنے طور پر ان اراکین کا بھی شکر گزار ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ شاہ صاحب، اب میرا خیال ہے کہ وقت ختم ہو رہا ہے میں نے ہاؤس کے لئے چند الفاظ کہنے ہیں۔
سید منزل شاہ: شکریہ۔ بہتر جی

Mr. Chairman: Honourable members of the Senate I would like to thank you all for the whole-hearted support that you have extended to me. I am grateful to the honourable members of the Senate for their warm and whole-hearted support. There was at one time a suggestion thrown by some people that this office should go to another province but all the members, all the Senators from all the provinces and the federal capital have extended their support to me which shows that the political process in Pakistan is reaching a maturity and we have shown that this House can rise above provincial, linguistic considerations and take decisions which they feel are in the best interest of the House and this country. If this message can go from this House to Pakistan, to the whole of the country then it would be indeed a very great contribution made by the Senate of Pakistan. I am also grateful to the honourable members of the other parties for extending their support and cooperation to me. I can assure you that in the honest discharge of the responsibilities of this office. I will need your support, this House by the grace of Allah Almighty has created very good traditions in the last six years that it

has been in existence. This House first of all has had itself recognized by the people of Pakistan. There was a time when people did not understand what the Upper House was, what the Senate was and by the grace of Allah Almighty the people of Pakistan today recognize this House and not only recognize this House, they have respect for the dignity and decorum of this House. They have respect for the seriousness of purpose of this House and they have respect for the sagacity and wisdom shown by the members in discussing matters of national interest which have been seriously debated over the last six years. There is no matter of national importance which was not brought to this House by the honourable members and on which a full-scale debate did not take place and on which the members did not offer their valuable advice whether it is the Sindh situation, whether it is the problems of the medical community, whether it is of the lawyers community, whether it is the international problem, whether it is a foreign policy, all matters, covering a wide spectrum were debated and discussed in this House and most important is the problem of the ordinary people of Pakistan which were brought before this House by the members by way of adjournment motions, by other methods, so that attention of the Government of the day could be drawn to those problems with a view to illiciting a solution to those problems. We have had, by the Grace of ALLAH, very very distinguished parliamentarians in this House. Some of us have left us and I feel sad because parting is always sad but I am very happy to welcome many stalwarts who will now be entering this House. I hope that with their presence the dignity and the honour and the prestige of this House will rise and I do hope that the proceedings of this House will be conducted with the same objectivity and with the same decorum and dignity to which this House has been used to for the last six years.

I feel that it is indeed a great event that this House is completed its six years term. It is an event of great importance in the history of Pakistan and it shows that democracy is beginning to take root, that democratic traditions are beginning to take root and I do hope that

this House will further contribute to the development and preservation of democratic traditions. Gentlemen, and honourable lady, I am deeply conscious of my responsibilities and I can assure you that I will try my utmost to ensure balance in the proceedings of this House. I will try and ensure that each one of you gets the maximum possible consideration as far as I am concerned and I am very happy that I will be ably assisted by a very distinguished lady member Dr. Noor Jehan Pansezai who will now adorn the office of the Deputy Chairperson of the Senate. She has a vast experience, she has been a member of the National Assembly and she is being a member of the Senate for the last three years and I have no doubt that she will fulfil this office with the dignity and decorum that it demands and will ably represent the wishes, aspirations, hopes of the 52% population of Pakistan. I would not like to take any more time. I would like to close by inviting all of you and the members of the press to the *Iftari* which has been arranged in the Senate premises and I would conclude by reading the order of prorogation by the President of Pakistan which reads as follows:-

"In exercise of the powers conferred by Clause (1) of Article 54 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sittings on 21st March, 1991."

Sd/
(GHULAM ISHAQ KHAN)
President

[The Senate of Pakistan then prorogued since die]
